بیماری کے سبب رونا اور دوسروں کو اس بارے میں بتانا

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ المتوفی سن 1420ھ
(سابق مفتئ اعظم، سعودی عرب)
ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: حكم البكاء بسبب المرض والتحدث عنه مع الآخرين.
پیشکش: توحید خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: ایک بہن ا-ع ریاض سے اپنے سوال میں کہتی ہیں کہ میں مریضہ ہوں اور کبھی کبھار رونا بھی شروع کر دیتی ہوں اپنی اس حالت کی وجہ سے جو اس مرض کے بعد ہوئی، پس کیا اس رونے کا معنی اللہ عزوجل پر اعتراض اور اس کی تقدیر سے ناراضگی ہوگا، حالانکہ یہ فعل میرے اختیار وارادے سے باہر ہے، اور کیا قریبی لوگوں سے اپنی بیماری کا ذکر کرنا بھی اس میں داخل ہے؟

جواب: آپ پر کوئی حرج نہیں رونے میں اگر وہ آنکھوں سے آنسو بہنے تک محدود ہو نا کہ آواز کے ساتھ واویلا کرنا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جب آپ کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہوئی کہ:

”العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول إلا ما يرضى الرب وإنا لفراقك يا إبراهيم لمحزونون“[1]

(آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، اور دل غم زدہ ہے، لیکن ہم نہیں کہیں گے کوئی بات مگر وہی جس سے رب راضی ہو، اور ہم بے شک تمہاری جدائی سے اے ابراہیم بہت رنجیدہ ہیں)۔

اور اس معنی کی بکثرت احادیث آئی ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری 1303 کے الفاظ ہیں: ”إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ“۔

لہذا آپ پر اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آپ اپنے قریبیوں اور دوستوں کو اللہ تعالی کی حمد وشکر اور اس کی تعریف اور اس سے عافیت کے سوال کے ساتھ اپنے مرض کے بارے میں بتائیں، اور ساتھ ہی مباح اسباب بھی اختیار کریں۔

ہم آپ کو صبر اور اللہ تعالی سے اجر وثواب کی امید کی وصیت کرتے ہیں، اور آپ کو خیر و بھلائی کی بشارت دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾(الزمر:10)

(صرف صبر کرنے والوں ہی کو ان کا اجر کسی شمار کے بغیر دیا جائے گا)

اور اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ. الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾(البقرة:155-157)

(اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے، وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں ومہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں)

اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے بھی:

”لا يصيب المسلم هم ولا غم ولا نصب ولا وصب ولا أذى حتى الشوكة إلا كفر الله بها من خطاياه“[2]

(کسی مسلمان کو کوئی بھی پریشانی یا غم یا تھکان یا مرض یا تکلیف نہیں پہنچتی حتی کہ کوئی کانٹا بھی نہیں لگتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ:

---

[2] صحیح بخاری 5642 کے الفاظ ہیں: ”مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ“۔

”مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ“[3]

(اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے تکالیف (بیماری) اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے (تاکہ اسے ثواب دے))۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ آپ پر شفاء وعافیت اور دل کی اصلاح اور عمل کی توفیق کے ساتھ احسان فرمائے، بے شک وہ دعائوں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

[3] صحیح بخاری 5645۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.comاور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔